PAGEHALL 3

: DEFENCE CAMPAIGN :

Brutal and vicious racist attacks continue in our communities but when we stand up to defend ourselves against these cowardly attacks, the racist Police creep out of their notorious dungeons to criminalize us. This is exactly what happened to Aftab Qadri, Mohammed Suleman and Mohammed Ashraf.

On the 10th March 1986 on Barreta Road in Firth Park, Aftab Qadri (a Bus Conductor) was bringing his little daughter from the local nursery school when 3 Youths followed them and started shouting racist abuses. He ignored their shouts for a fight but instead took his daughter home. He came out of his house and walked towards Mohammed Suleman's shop on Page Hall Road with the racist thugs still pursuing and harassing him. Mohammed Suleman saw the three racist youths harrassing Qadri and came out of his shop to calm the youths down. One of the racists then came towards Qadri with a broken bottle, but Qadri took out a stick from his pocket and said that he would use it to defend himself. Meanwhile one of the other racists got hold of a stick and started hitting Suleman on the shoulder, in order to defend himself, Suleman managed to grab and throw the racist attacker on the road.

While all this was happening, Mohammed Ashraf stood in the doorway of the shop with a broom in order to stop any of the racists mob from entering the shop. The Police then arrived. They refused to take a statement from Suleman but took Qadri on his own to the notorious Attercliffe Station where he gave a statement.

Two weeks after the incident, the racist Police again took Qadri to the Police Station and an accused him of lying and giving incorrect statement. A few days later, the Police asked Suleman to come to the Atercliffe Police Station for a statement but when Suleman got there, he was made to wait and after half an hour of waiting, Suleman returned to his shop to find that the Police had taken Ashraf for questioning. WHAT HAPPENED TO ASHRAF IS THE MOST OVERT AND BLATANT FORM OF RACISM THAT IS BREATHED OUT BY THE RACIST POLICE AND ITS STATE APPARATUS. The racist Police made Ashraf sign a statement which he could not read or write -FOR ASHRAF CANNOT SPEAK OR WRITE ENGLISH FLUENTLY !

Since this racist attack incidence, two shop windows have been smashed -one being that of Suleman's shop. The racist thugs had repeatedly threatened to burn Suleman's shop but typically the racist Police when called (it took them 3 hours to come !) refused to accept it.

THE RACIST POLICE HAVE COME OUT WITH TRUMPED UP CHARGES AGAINST QADRI, THREATENING BEHAVIOUR; SULEMAN, ACTUALLY BODILY HARM AND ASHRAF, ACTUALLY BODILY HARM. WE WILL NOT LET THEM UNDERMINE US FOR WE SHALL STAND OUR GROUND AND DEFEND THE COMMUNITY AGAINST ANY RACIST ATTACKS.

Qadri, Suleman and Ashraf are going to appear at the Magistrate's Courts on 26th June 1986 at 2.30pm. We will be picketing the Courts at that time and demanding that ALL THE CHARGES BE DROPPED. In order to have a major impact, we must organise and mobilise our community for the picket.

PICKET

:Sheffield Magistrates Courts: Thursday 26th June 1986 : 2.30 pm

ASIAN YOUTH MOVEMENT

بے دردی اور وحشیانہ نسلی تشدد کے حملے ابھی تک ہماری کمیونٹی میں جاری ہیں۔ اور جب بھی ہم ان بزدل حملوں کے خلاف اپنے بچاؤ اور حفاظت کیلئے کھڑے ہوتے ہیں تو نسلی تعصب پولیس اپنے انگشت نما خلیوں سے باہر آکر ہمیں ہی مجرم قرار دیتے ہیں اور اکسانا شروع کر دیتے ہیں۔

یہ واقعہ ہوبہو بھائی آفتاب قادری صاحب، محمد سلیمان صاحب اور محمد اشرف صاحب کے ساتھ پیش آیا۔ ۱۵ مارچ 1986ء کو فرسٹ پارک میں مقام آفتاب قادری صاحب (جو کہ ایک بس کنڈکٹر ہیں) برمینہ روڈ پر اپنی بچی کو مقامی نرسری سکول سے گھر واپس لیکر جا رہے تھے کہ جب (۳) تین نوجوانوں نے انکو گالیاں دیتے ہوئے انکا پیچھا کرنا شروع کر دیا۔ قادری صاحب نے بات ادھر ہی ختم کرنے کیلئے اسکا خیال دل سے نکال دیا اور بچی کو گھر چھوڑ آئے۔ وہ گھر سے اب باہر نکل آئے اور محمد سلیمان (جن کی دوکان پیج ہال روڈ پر مقام ہے) چلنا شروع کر دیا۔ نسل پرست بدمعاشوں نے انکا پیچھا نہ چھوڑا۔ محمد سلیمان نے ان تین نوجوانوں کو قادری صاحب کو پریشان کرتے ہوئے دیکھ کر دوکان سے باہر آنکلے تاکہ وہ انکو تسلی دے سکیں۔ اتنے میں ان میں سے ایک نسل پرست نے قادری صاحب کی طرف ایک ٹوٹی ہوئی بوتل کیساتھ آگے بڑھا۔ لیکن قادری صاحب نے اپنے جیب میں سے ایک سوئی نکال لی اور یہ کہا کہ وہ اپنی حفاظت کیلئے یہ استعمال کرینگے۔ اتنے میں دو مزید نسل پرستوں نے ایک لکڑی پکڑ لی اور سلیمان کو انکے کندھے پر اس سے مارنا شروع کر دیا۔ اپنے آپ کو بچانے کیلئے سلیمان صاحب نے نسل پرست کو پکڑ کر قابو میں لے لیا اور اسکو روڈ پر دھکا دیا۔

جبکہ یہ سب کچھ ہو رہا تھا، محمد اشرف (جو کہ سلیمان کو ادھر ادھر کی مدد دیتے ہیں) جھاڑو ہاتھ میں لیکر دوکان کے دروازے میں کھڑے ہو گئے۔ تاہم دوکان میں نسل پرستوں کے ہجوم میں سے کوئی اندر نا گھس آئے۔ پھر پولیس پہنچ آئی۔ انہوں نے محمد سلیمان سے بیان لینے سے انکار کر دیا اور قادری صاحب کو اکیلے میں اپنے انگشت نما ایٹرکلف پولیس سٹیشن لے گئے۔ جہاں انہوں نے قادری صاحب سے بیان لیے۔ اس واقعہ کے دو ہفتے بعد نسل پرست پولیس نے قادری صاحب کو پھر پولیس سٹیشن لے گئی اور ان پر یہ الزام لگایا گیا کہ انہوں نے جھوٹ بولا ہے اور غلط بیانات دیے ہیں۔ کچھ دنوں کے بعد پولیس نے سلیمان صاحب کو ایٹرکلف پولیس سٹیشن آنے کو کہا۔ لیکن جب سلیمان صاحب وہاں پہنچے تو انکو وہاں کافی انتظار کرنا پڑا۔ اور آدھ گھنٹہ کے انتظار کے بعد جب وہ اپنی دوکان پر واپس پہنچے تو انکو یہ معلوم ہوا کہ پولیس محمد اشرف کو سوالات پوچھنے کیلئے لے گئی ہے۔

جو واقعہ اشرف صاحب کیساتھ پیش ہوا، ایک کھلم کھلا، اودھم مچانے والا اور ظاہری شکل وصورت کی نسل پرستی ہے جو کہ اس نسل پرست پولیس اور ریاست کے نفس میں اور اوزار ہیں۔ نسل پرست پولیس نے اشرف صاحب کو ایک بیٹے سے بے جا بنا ہوا بیان نامہ پر دستخط کرائے۔ جو کہ وہ نا ہی پڑھ اور لکھ سکتے تھے چونکہ محمد اشرف نا ہی انگریزی لکھ یا پڑھ سکتے ہیں۔ (یعنی اسکو مسلسل لکھ یا پڑھ سکتے ہیں)

ان نسل پرست حملوں کے اذاں بعد دو دکانیں کے شیشے توڑ ڈالے گئے۔ ایک جو کہ محمد سلیمان کے دکان کا تھا۔ نسل پرست مشتعل نے بار بار حاجی سلیمان کی دوکان کو جلانے کی دھمکیاں دی تھیں اور ابھی بھی دیتے ہیں۔ لیکن جب نسل پرست کی ایک مثالی پولیس کو بلایا گیا تو (تین گھنٹوں کے آنے کے بعد) پولیس یہ ماننے سے انکار کرتی اور طرح طرح کے بہانے کرتی۔

نسل پرست پولیس نے نہایت ہی غیر متوقع کامیابی سے قادری صاحب کو دہشت گردار بر، محمد سلیمان اور محمد اشرف کو اپنی حفاظت کرنے پر زدوکوب کی بنا پر تہمت اور الزام لگائے ہیں۔ یہ دوزخی وردی نسل پرست جو کہ نسل پرست پولیس کی سرپرستی میں ہیں ہمیشہ بچ پاتے ہیں! ہم انکو بچ نہیں پانے دیں گے۔ چونکہ ہم کھڑے ہو کر انکا مقابلہ کریں گے اور ہمیشہ جوابی کاروائی کرتے رہیں گے اور اپنی کمیونٹی کو نسل پرست کے حملوں سے بچائیں گے۔

بھائی قادری، سلیمان اور اشرف صاحب کو الزام پر بروز 26 جون 1986ء شفیلڈ مجسٹریٹ کورٹ بوقت 2.30 ڈھائی بجے پیش ہو رہے ہیں۔ ایشین یوتھ موومنٹ ان کی حمایت میں احتجاج کا انتظام کر رہی ہے جو کہ مجسٹریٹ کورٹ کے باہر ہوگا۔ ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ یہ سب بے گناہ ہیں اور انکو چھوڑ دیا جائے۔

اس ترتیب میں ایک بڑا تصادم ہونا چاہیے۔ ہمیں اپنی کمیونٹی کو اس احتجاج کیلئے تیار دینا ہے۔

PICKET.

SHEFFIELD MAGISTRATES COURT. THURS. 26TH JUNE.